السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبہ حفظ کے طلبہ کوأعلم وأقرأ کی موجودمیں امام بنانا جائز ہے یا نہیں ؟ جب کہ اس سے ان کی جھجک کودوراوران میں امامت کی لیاقت وصلاحیت پیدا کرنا مقصود ہو؟ (عبدالرؤف خان،جھنڈا نگر بستی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درجہ حافظہ کے یہ طلبہ اگرنابالغ ہیں ، توا گرچہ فرائض میں نابالغ کی امامت بالغ مقتدیوں کے حق میں درست ہے ،لیکن بالغ اقراواعلم کے ہونے ہوئے ان کی امامت بنانا درست نہیں ، حضرت عمروبن سلمہ کوسات برس کی عمر میں ، ان کے اقراء ہونے کی بناپرامام فرائض بنایا گیا تھا واذلیس فلیس اوران طلبہ کے بالغ ہونے کی صورت میں اقراواعلم کے ہوتے ہوئے محض ان کی جھجک دورکرنے اوران میں امامت کی لیاقت وصلاحیت پیدا کرنے کے لیے ان کوامام بنانا ''یوم القوم اقراھم ،، کے خلاف ہے ،جن احادیث سے مفضول کی امامت ثابت ہوتی ہے وہ فاضل کی عدم موجودگی کا واقعہ ہے جیسے : امامت ابوبکر آں حضرت ﷺ کی مرض الموت میں ، یا بوقت مصالحت فیما بین اہل قبا، یاامامت عبدالرحمن بن عوف ۔ (محدث دہلی 1942)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 230

محدث فتویٰ